بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ✦ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
# الفضل
ربوہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳ / ۴ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ ۲۸ نبوت ۱۳۶۳ ہش ۲۸ نومبر ۱۹۸۴ء / نمبر ۲۷۱

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت سیدہ صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ رحیم و کریم شافی مطلق خدا اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و تندرستی سے رکھے۔ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار کی اہلیہ مبارکہ بیگم صدیقہ بیس پچیس دن سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ گزشتہ دو ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بغرض علاج داخل ہیں۔ پہلے کی نسبت تو افاقہ ہے لیکن انفیکشن تاحال باقی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کامل صحت و عافیت کیساتھ عمر دراز عطا کرے آمین۔ (نورالدین منیر سابق مربی مشرقی افریقہ)

• خاکسار کو ایک ماہ سے گردہ مثانہ میں تکلیف ہے ان دنوں تکلیف کچھ زیادہ ہے پیشاب میں خون بھی آتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل شفا عطاء کرے آمین۔

(سید مبشر حسین۔ خوشنویس)

• خاکسار کے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کا ہرنیا کا اپریشن ۲۱ نومبر کو ہوگیا ہے احباب سے والد صاحب کے لیے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور جلد شفائے کامل عطا فرمائے آمین۔

(منصور احمد ناصر مربی سلسلہ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

# پاک ہے ہمارا ربّ جو پہلوں اور پچھلوں سب کا ربّ ہے،

## جب بندہ اس کی طرف بھاگتا ہے تو وہ مقبولوں میں سے ہو جاتا ہے

### دعا کرنے والے کا ربِّ کریم نہایت محبت کرنے والا دوست بن جاتا ہے

"پس بندہ اس کی ذات کو قدرت میں عظیم الشان اور اس کی صفات کی عظمت کو احاطہ سے باہر پاتا ہے۔ پس وہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہوا اس کے دروازہ کی طرف بھاگتا ہے اور اس کی جناب کی طرف جلدی سے جاتا ہے۔ اس کلام میں بندے کا انکسار اور ربّ العالمین کا جلال جمع کیا گیا ہے اور یہ مبارک اجتماع شک و شبہ کی رگ کو کاٹ ڈالتا ہے اور اس کی قبولیت کے لئے قریب کا سبب ہو جاتا ہے اور دعا کرنے والا مقبولوں میں سے ہو جاتا ہے۔ جن کا ہم نشین بے نصیب نہیں جاتا اور ہلاکت اور اشتباہ ان کے قریب نہیں جاتا اور ان کے حجاب اٹھا دیئے جاتے ہیں اور ان کے سامنے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں رہتی۔ لوگوں کے دلوں میں جو باتیں شبہ ڈالتی ہیں وہ ان پر اطلاع پا لیتا ہے اور عقل و قیاس سے بالا اور سماوی باتوں سے باخبر کیا جاتا ہے اور سر اور قرب والے لوگوں میں داخل کیا جاتا ہے جن سے خدا کلام کرتا ہے اور اس کے لئے ربِّ کریم نہایت محبت کرنے والے دوست کی طرح ہو جاتا ہے بلکہ قریبیوں سے قریب تر اور سب دوستوں سے محبوب تر۔ اور اس کا کلام ہر ایک شربت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اس کا الہام ہر ایک لذت سے زیادہ لذیذ ہو جاتا ہے۔ اللہ اس کے دل میں داخل ہو جاتا ہے اور اس میں رچ جاتا ہے اور وہ محب کی طرف دیکھتا ہے اور اس کو خالص بنا دیتا ہے اور منقطع لوگوں کے رنگ سے رنگین کر دیتا ہے اور اس سے دلائل اور نور اور چمک اور علم اور عرفان نکلتے ہیں۔ وہ مخفی نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ اسے کسی غار میں چھپا دیا جائے۔ پس پاک ہے ہمارا ربّ جو پہلوں اور پچھلوں سب کا ربّ ہے۔"

(ترجمہ از عربی۔ کرامات الصادقین صفحہ ۱ طبع اوّل)

"سورۂ فاتحہ میں اشارہ ہے کہ سعید وہ ہوتا ہے جس میں دعا کا جوش ہو۔ نہ وہ تھکے۔ نہ وہ درماندہ ہو نہ اس میں ملال پیدا ہو اور نہ وہ مایوس ہو اور وہ اللہ کے فضل پر بھروسہ رکھے۔ یہاں تک کہ عنایتِ الٰہی اس کو پالے اور وہ فائزین میں سے ہو جاوے۔"

(ترجمہ از عربی کرامات الصادقین صفحہ ۸۳)

## خدا کے فضل کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا

"خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اور اخلاص سے کر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کس کس گنہگار کو بخشے گا خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لا انتہا ہیں اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے ..... خدا کے حضور جس قدر پہنچیں گے سب اعلیٰ مدارج پائیں گے یہ یقینی وعدہ ہے۔ وہ انسان بڑا ہی بدقسمت اور بدبخت ہے جو خدا تعالیٰ سے مایوس ہو۔ اور اس کی نزع کا وقت غفلت کی حالت میں اس پر آجاوے۔ بیشک اس وقت دروازہ بند ہو جاتا ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۶)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحی، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ
۲۸ نبوت ۱۳۶۳ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایک روحانی عارضہ اور اس کا علاج

یہ بات ہر شخص سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ جس انسان کی صحت بنیادی طور پر درست نہ ہو اس کو موسم کی نرمی گرمی یا کسی بدپرہیزی اور بے احتیاطی کی وجہ سے کوئی نہ کوئی عارضہ لاحق ہوتا رہتا ہے اور جب اسے کوئی عارضہ لاحق ہوتا ہے تو وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ نہیں رہتا بلکہ بڑی فکرمندی سے اس کے علاج کے لئے بھاگ دوڑ کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ جلد اس عارضہ کے دور ہونے سے وہ دوبارہ صحت یاب ہو جائے۔ اسی طرح وہ لوگ بھی جنہیں کامل معرفت حاصل نہیں ہوتی کسی نہ کسی روحانی عارضہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ جس روحانی عارضہ میں مبتلا ہوں فوراً اس کے علاج کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں تو انکی لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے ان پر روحانی موت مسلط ہو سکتی ہے۔

ایسے ہی روحانی عارضوں میں سے ایک عارضہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کو نماز میں لذت آنی منقطع ہو جاتی ہے اور ان کی نمازیں بے ذوقی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی کو یہ روحانی عارضہ لاحق ہو جائے تو اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس کے علاج کی فکر کرے اور اس بارہ میں قطعاً لاپرواہی نہ برتے۔

پہلی اور سب سے مقدم بات تو یہ ہے کہ اس بے ذوقی کا کوئی برا اثر قبول نہ کرے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کے منہ کا مزا خراب ہو جائے تو وہ مزے کی خرابی کی وجہ سے کھانا پینا ترک نہیں کر دیتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر وہ کھائے گا نہیں تو زندہ نہیں رہ سکے گا۔ اس لئے وہ اس امر کے باوجود کہ اسے کھانا بدمزہ لگتا ہے وہ طبیعت پر جبر کر کے ضرور کھاتا ہے۔ اسی طرح اس شخص کو جس کی نمازیں بے ذوقی کا شکار ہو گئی ہوں چاہیئے کہ وہ بے ذوقی کے زیر اثر کسی حال میں بھی نماز ترک نہ کرے بلکہ بے ذوقی کے باوجود نمازیں باقاعدگی سے پڑھتا رہے۔

دوسرے وہ شخص جس کے منہ کا مزا خراب ہو جاتا ہے۔ طبیب کے تجویز کردہ نسخہ کے مطابق مختلف قسم کی دوائیں استعمال کرتا ہے اور یہ دوائیں بیماری کا اصل سبب معلوم کرنے کے بعد اس کے مطابق تجویز کی جاتی ہیں۔ اسی طرح جس کے لئے نماز میں لذت مفقود ہو جائے اسے چاہیئے کہ وہ نماز میں اس بے ذوقی کا سبب معلوم کر کے اسے دور کرنے کے لئے مناسب ذرائع اصلاح اختیار کرے۔ نمازوں میں بے ذوقی کی کیفیت رونما ہونے کا سبب کسی گناہ یا لغزش کا ارتکاب بھی ہوا کرتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص اس لغزش کا احساس کر کے۔ توبہ و استغفار اور تضرع کو اپنا شعار بنائے۔ توبہ و استغفار کی کثرت نیز نمازوں اور دعاؤں میں تضرع کرنے سے۔ بے ذوقی کی کیفیت دور ہوتی ہے اور نمازوں میں لذت عود کر آتی ہے اور صبر و استقلال سے اس پر کاربند رہنے اور اس پر دوام اختیار کرنے سے بے ذوقی کا مکمل سدباب ہو جاتا ہے۔

بے ذوقی کے دور ہونے اور نمازوں میں لذت بحال ہونے کا یہ وہ انتہائی مؤثر بلکہ زود اثر نسخہ ہے جو خود سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تجویز فرمودہ ہے اور جو ایسے بے شمار مریضوں کی روحانی صحت کو بحال کر کے ان کی زندگیوں میں انقلاب عظیم پیدا کرنے کا موجب بن چکا ہے۔ ہم حضرت اقدس کے الفاظ میں ہی یہ نہایت انمول نسخہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ کی مجلس میں ایک نووارد صاحب نے سوال کیا کبھی نماز میں لذت آتی ہے اور کبھی وہ لذت جاتی رہتی ہے آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:

"ہمت نہیں ہارنی چاہیئے بلکہ اس لذت کے کھوئے جانے کو محسوس کرنے اور پھر اس کو حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ جیسے چور آوے اور وہ مال اڑا کر لے جاوے تو اس کا افسوس ہوتا ہے اور پھر انسان کوشش کرتا ہے کہ آئندہ اس خطرہ سے محفوظ رہے۔ وہ معمول سے زیادہ ہوشیاری اور مستعدی سے کام لیتا ہے۔ اسی طرح پر جو خبیث نماز کے ذوق اور انس کو لے گیا ہے تو اس سے کس قدر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور کیوں نہ اس پر افسوس کیا جاوے۔ انسان جب یہ حالت دیکھے کہ اس کا انس و ذوق جاتا رہا ہے تو وہ بے فکر اور بے غم نہ ہو۔ نماز میں بے ذوقی کا پیدا ہونا ایک سارق کی چوری اور روحانی بیماری ہے۔ جیسے ایک مریض کے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے اور وہ فی الفور علاج کی فکر کرتا ہے۔ اسی طرح پر جس کا روحانی مذاق بگڑ جاوے اس کو بہت جلد اصلاح کی فکر کرنی لازم ہے۔

یاد رکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذت کا ہے۔ جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ لذت مکدر ہو جاتا ہے اور پھر لذت نہیں رہتی۔ مثلاً جب ناحق گالی دیدیتا ہے یا ادنےٰ ادنےٰ سی بات پر بدمزاج ہو کر بدزبانی کرتا ہے تو پھر ذوق نماز جاتا رہتا ہے اخلاقی قویٰ کو لذت میں بہت بڑا دخل ہے۔ جب ان قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذت میں بھی فرق آجاوے گا۔ پس جب کبھی ایسی حالت ہو کہ انس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہیئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گم گشتہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے۔ اور اس کا علاج توبہ، استغفار، تضرع۔ بے ذوقی سے نماز ترک نہ کرے بلکہ نماز کی اور کثرت کرے۔ جیسے ایک نشہ باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ نشہ کو چھوڑ نہیں دیتا بلکہ جام پر جام پیتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر اس کو لذت اور سرور آجاتا ہے۔ پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے اور تھکنا مناسب نہیں۔ آخر اسی بے ذوقی میں ایک ذوق پیدا ہو جائے گا۔

دیکھو پانی کے لئے کس قدر زمین کو کھودنا پڑتا ہے۔ جو لوگ تھک جاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں جو تھکتے نہیں وہ آخر نکال ہی لیتے ہیں اس لئے اس ذوق کو حاصل کرنے کے لئے استغفار، کثرت نماز، دعا، مستعدی اور صبر کی ضرورت ہے۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء)

# نعمتوں کی جان اور حصول فیض کا ذریعہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"گناہ ایک زہر ہے جس کے استعمال سے زندہ رہنا محال ہے۔ گناہ ایک آگ ہے جو روحانی قویٰ کو جلا کر سیاہ کر دیتی ہے۔ پس تم ہر قسم کے کبیرہ اور صغیرہ اور اندرونی اور بیرونی گناہوں سے بچو۔ آنکھ کے گناہوں سے، ہاتھ کے گناہوں سے، کان ناک اور زبان اور شرمگاہ کے گناہوں سے بچو۔ غرض ہر عضو کے گناہ کے زہر سے بچتے رہو اور پرہیز کرتے رہو۔

نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے۔ نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے۔ سو تم ویسی نماز کی تلاش کرو اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض ہی نماز کے ذریعہ سے آتے ہیں۔ سو اس کو سنوار کر ادا کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآن کریم میں وعظ و نصیحت کا موثر انداز

# امثال کا بیان

(مکرم قمر داؤد کھوکھر)

قرآن کریم ایک عظیم الشان علمی عقلی اور ہمیشہ قائم و دائم رہنے والا معجزہ ہے اور ہر دور اور ہر زمانے کے اولوالالباب اور اہلِ بصیرت کو اپنے اس اعجاز کے مشاہدہ کی طرف دعوت بھی دیتا ہے۔ قرآنِ کریم عربی زبان میں ایسے وقت میں نازل ہوا کہ جب اہلِ عرب اس وقت کے فصحاء کے سرتاج اور شعلہ بیاں مقرروں اور عظیم شاعروں کے پیشوا تھے۔ اپنے عرب ہونے اور اپنی عربی زبان پر فخر کرتے اور اپنے سوا باقی تمام دنیا کو عجمی یعنی گونگا قرار دیتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے جو کہ حکیم و علیم بھی ہے قرآن کریم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور دنیا کے سامنے اس کتاب کو ایک عظیم الشان معجزہ کے طور پر پیش کیا اور اسکی مثل لانے کا چیلنج بھی دیا۔ لیکن اس وقت کے فصحاء و بلغاء اس کی مثل لانے سے قاصر رہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ یہ قرآن تو حکیم، علیم۔ خبیر اور بڑی عظمتوں والے خدا کی طرف سے نازل شدہ کلام ہے کسی انسان کے بس میں کہاں کہ اسکی مثل لا سکے اور اس کا مقابلہ کر سکے۔

قرآن کریم اپنی ذات میں بے انتہا معجزات سموئے ہوئے ہے۔ اس کا اسلوب بیان، اس کی فصاحت و بلاغت اس کی ترتیب و ربط اس کی موزونیت غرض اس کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک کلمہ اپنے اندر ایک اعجاز رکھتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ..... ناقل) کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیبِ مضامین، کیا باعتبار تعلیم۔ کیا باعتبار کمالاتِ تعلیم کیا باعتبار ثمراتِ تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔"

(ملفوظات۔ جلد ۳ صفحہ ۳۷)

قرآن کریم میں محکم آیات بھی ہیں اور متشابہہ بھی۔ اوامر بھی ہیں اور نواہی بھی، حلال کو بھی بیان کر دیا گیا ہے اور حرام کو بھی اسی طرح پر اللہ تعالیٰ نے بعض احکامات کو سمجھانے کی غرض سے اور ان کی حقیقت ذہن نشین کرانے کے لیے قرآن کریم میں امثال بیان فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ

(روم - ۵۹)

اور ہم نے لوگوں کی خاطر اس قرآن میں ہر قسم کی حقیقتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

اس دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان خواہ وہ کسی بھی خطے کا رہنے والا ہو اور کوئی سی بھی زبان بولتا ہو وہ اپنے کلام کو استعاروں، تشبیہات اور تمثیلات و امثال کے ساتھ مزین کرتا ہے جن کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو بات وہ بیان کر رہا ہے اس کی حقیقت کو تشبیہ کے ذریعہ سے سننے والے کے ذہن کے قریب تر کر دے تا سننے والے پر اس کی حقیقت واضح ہو جائے تمثیلات میں بات کرنا اور کسی بات کو سمجھانے کے لیے مثالوں سے وضاحت کرنا گفتگو کا ایک بڑا ہی موثر طریق ہے کیونکہ خود ایک چیز کی ذات کا وصف قلب و ذہن پر اتنا اثر نہیں کرتا جس قدر اثر اس کی مثال سے ہوتا ہے اس لیے یہ طریقِ کلام زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے۔ گزشتہ انبیاء کے جو صحائف (کسی بھی صورت میں) اس وقت ملتے ہیں ان میں کثرت سے اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ حتیٰ کہ توریت کی ایک کتاب کا نام ہی امثال ہے چنانچہ اس کتاب کے شروع میں لکھا ہے۔

"اسرائیل کے بادشاہ سلیمان بن داؤد کی امثال حکمت اور تربیت حاصل کرنے اور فہم کی باتوں کا امتیاز کرنے کے لیے۔ عقل مندی اور صداقت اور عدل اور راستی میں تربیت حاصل کرنے کے لیے سادہ دلوں کو ہوشیاری، جوان کو علم اور تمیز بخشنے کے لیے تاکہ دانا آدمی سن کر علم میں ترقی کرے اور فہیم آدمی درست مشورت تک پہنچے۔" (امثال باب ۱ آیت ۱ تا ۶)

امثال مثل کی جمع ہے جس کے معنی ہیں مشابہہ، نظیر، حالت، کیفیت، بیان، دلیل ثبوت، ضرب المثل، نشان، عبرت حقیقتِ بیان وغیرہ اور مثال سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کے متعلق کسی دوسری چیز سے جو اس سے مشابہہ ہو ملتا جلتا بیان کرنا۔ تاکہ ان میں سے ایک کا ذکر دوسرے کی حقیقت کو واضح کر دے مثل کہلاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۱۸۷)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کثرت سے امثال بیان فرمائی ہیں اور بنیادی طور پر ان کی اغراض یہ بیان فرمائیں کہ:۔

تِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ - (الحشر)

کہ یہ باتیں جو ہم تجھ سے کہتے ہیں یہ سب انسانوں کے لیے ہیں تاکہ وہ سوچیں۔

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ -

(عنکبوت : ۴۴)

اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں لیکن عالموں کے سوا کوئی ان کو اپنے پلے نہیں باندھتا۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ امثال عبرت و نصیحت اور یاد دہانی کے لیے ہیں اور اس لیے بھی تا لوگ غور و فکر سے کام لے کر اللہ کے احکامات کو سمجھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ان امثال کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ ان باتوں کے بیان کرنے سے نہیں رک سکتا جو خواہ تمثیل کے رنگ میں ہوں مگر ہیں مفید۔ اور ان تمثیلوں کے بیان کرنے سے بھی انسانی علم میں ترقی ہوتی ہے۔ اور (وہ) کچھ نہ کچھ اندازہ اس بیان سے لگا لیتے ہیں کہ یہ امر جس کا ذکر کیا گیا ہے ضرور اسی طرح ہو کر رہے گا جس طرح خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے پس اگر اس کی پوری حقیقت سمجھ میں نہیں آتی تو کوئی حرج نہیں اس کا ایک اندازہ تو ہو گیا جس سے ایمان کو تقویت حاصل ہوئی۔"

(تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۲۶)

قرآن کریم کے تمثیلی بیان کے بارے میں جو کہ ایک اعجازی پہلو اپنے اندر رکھتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"اس میں مجاز اور استعارہ اور تمثیل ہے لیکن کہیں کہیں صرف ایک ذوق پیدا کرنے کے لیے۔ ورنہ اہم امور کو صاف اور واضح زبان میں بیان کیا جاتا ہے اور اگر کوئی تمثیل ہے تو اس کے مضمون کو دوسری جگہ صرف عبارت میں بیان کر دیا جاتا ہے..... ..... مگر یاد رکھنا چاہیے کہ باوجود اس کے کہ قرآن کریم نے ..... تصویری زبان کو استعمال کیا ہے پھر بھی اس نے بہت سی غلط فہمیاں جو پہلی کتب سے پیدا ہوتی تھیں مٹا دی ہیں اور جو دھوکہ تصویری زبان سے لگ سکتا تھا اس کا ازالہ کر دیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۷۴)

ذیل میں ان تمثیلات کو بیان کیا جاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔

(نوٹ اصل متن کے بجائے بامحاورہ و تفسیری ترجمہ آیات کا پیش کیا جا رہا ہے)

## اللہ کے نور کی مثال

اللہ آسمانوں کا بھی نور ہے اور زمین کا بھی اس کے نور کی کیفیت یہ ہے جیسے کہ ایک طاق ہو جس میں ایک دیا پڑا ہو اور وہ دیا ایک شیشے کے گلوب کے نیچے ہو۔ اور وہ گلوب ایسا چمکدار ہو گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ اور وہ چراغ ایک ایسے برکت والے درخت زیتون کے تیل سے جلایا جا رہا ہو کہ وہ درخت نہ شرقی ہو نہ غربی۔ قریب ہے کہ اس کا تیل خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئی ہو بھڑک اٹھے یہ چراغ بہت سے نوروں کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ اپنے نور کے لیے جن کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور لوگوں کے لیے تمام ضروری باتیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ ہر ایک چیز کو خوب جانتا ہے۔ (نور - ۳۶)

## آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کی مثال

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔ جب تو انہیں دیکھے گا انہیں شرک سے پاک اور اللہ کا مطیع پائے گا۔ وہ اللہ کے فضل اور رضا کی جستجو میں رہتے ہیں۔ ان کی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان کے ذریعہ موجود ہے یہ ان کی حالت تورات میں بیان ہوئی ہے اور انجیل میں ان کی حالت یوں بیان ہے کہ وہ ایک کھیتی کی طرح ہوں گے جس نے پہلے تو اپنی روئیدگی نکالی پھر اس کو آسمانی اور زمینی غذا کے ذریعہ سے مضبوط کیا اور وہ روئیدگی اور مضبوط ہو گئی۔ پھر اپنی جڑ پر مضبوطی سے قائم ہو گئی یہاں تک کہ زمیندار کو پسند آنے لگ گئی اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کفار انکو دیکھ دیکھ کر جلیں گے۔ اللہ نے ایمان والوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو مغفرت اور بڑا اجر ملے گا۔

(الفتح - ۳۰)

## حضرت عیسیٰؑ کی مثال

یاد رکھو عیسیٰؑ کا حال اللہ کے نزدیک یقیناً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آدم کے حال کی طرح ہے اسے یعنی آدم کو اسی نے خشک مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اس کے متعلق کہا کہ تو وجود میں آجا تو وہ وجود میں آنے لگا۔

(آل عمران : ۵۹)

## حق و باطل کی مثال

اس نے آسمان سے کچھ پانی اتارا پھر اس سے کئی وادیاں اپنی اپنی گنجائش کے مطابق بہہ نکلیں۔ اور اس سیلاب نے اوپر آجانے والی جھاگ کو اٹھایا اور جس دھات کو وہ کسی زیور اور کسی گھریلو استعمال کے سامان بنانے کے لیے آگ میں تپاتے ہیں اس میں بھی اس سیلاب جیسا جھاگ ہوتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کے فرق کو بیان کرتا ہے۔ پھر جھاگ تو پھینکا جاکر تباہ ہوجاتا ہے اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے۔ وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ اللہ تمام باتوں کو اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے

(رعد - ۱۸)

## پاک کلام کی مثال

اے مخاطب کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح ایک کلام پاک کے متعلق حقیقتِ حال کو بیان کیا ہے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہوتا ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور اس کی ہر ایک شاخ آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے اذن سے اپنا تازہ پھل دیتا ہے اور لوگوں کے لیے ان کی ضرورت کی تمام باتیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (ابراہیم ۲۵-۲۶)

## ایمان والوں کی مثال

۱- اور ایمان والوں کی حالت اللہ فرعون کی بیوی کی مانند بیان کرتا ہے جبکہ اس نے اپنے رب سے کہا کہ اے خدا تو اپنے پاس ایک گھر جنت میں میرے لیے بھی بنا دے۔ اور مجھ کو فرعون اور اس کی بداعمالیوں سے بچا اور اسی طرح اس کی ظالم قوم سے نجات دے۔

۲- اور پھر ایمان والوں کی حالت مریم کی طرح بیان کرتا ہے۔ جو عمران کی بیٹی تھی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی اور ہم نے اس میں اپنا کلام ڈال دیا تھا اور اس نے اس کلام کی جو اس کے رب نے اس پر نازل کیا تھا تصدیق کر دی تھی اور اس خدا کی کتابوں پر بھی ایمان لائی تھی اور ہوتے ہوتے ایسی حالت پکڑ لی تھی کہ اس نے فرمانبرداروں کا مقام حاصل کر لیا تھا۔

(التحریم - ۱۲-۱۳)

## خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال

۱- جو لوگ اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے اس فعل کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بال میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ (البقرہ - ۲۶۲)

۲- اور جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی حالت اس باغ کی حالت کے مشابہ ہے جو اونچی جگہ پر ہو اور اس پر تیز بارش ہوئی ہو۔ جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دگنا چند لایا ہو اور اس کی یہ کیفیت ہو کہ اگر اس پر زور کی بارش نہ پڑے تو تھوڑی بارش ہی اس کے لیے کافی ہو جائے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(البقرہ - ۲۶۶)

## صدقات میں ریا کرنے والوں کی مثال

اے ایمان دارو! تم اپنے صدقات کو احسان جتانے اور تکلیف دینے کے فعل سے اس شخص کی طرح ضائع نہ کرو جو لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرتا ہے۔ اور اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا کیونکہ اس کی حالت تو اس پتھر کی حالت کے مشابہ ہے جس پر کچھ مٹی پڑی ہوئی ہو اور اس پر تیز بارش ہو۔ اور وہ اسے دھو کر پھر صاف پتھر کا پتھر کر دے۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جو کچھ کماتے ہیں اس کا کوئی حصہ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا۔ اور اللہ اس قسم کے کافروں کو کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا۔

(البقرہ آیت ۲۶۵)

## بعث بعد الموت کی مثال

اور کیا تو نے اس شخص کی مثل کوئی آدمی دیکھا ہے جو ایک ایسے شہر کے پاس سے گزرا جس کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنی چھتوں کے بل گرا ہوا تھا اس کو دیکھ کر اس نے کہا کہ اللہ اس کی ویرانی کے بعد اسے کب آباد کرے گا اس پر اللہ نے اسے سو سال تک خواب میں مارے رکھا پھر اسے اٹھایا اور فرمایا اے میرے بندے تو کتنے عرصہ تک اس حالت میں رہا۔ اس نے کہا میں اس حالت میں ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ رہا ہوں۔ تب اللہ نے فرمایا یہ بھی ٹھیک ہے اور تو اسی حالت میں سو سال تک بھی رہا ہے اب تو اپنے کھانے پینے کے سامان کی طرف دیکھ کہ وہ سڑا نہیں اور اپنے گدھے کی طرف بھی دیکھ اور دونوں کا سلامت رہنا دیکھ کر سمجھ لے کہ تیرا خیال بھی اپنی جگہ درست ہے اور ہمارا خیال بھی اور ایسا ہم نے اس لیے کیا ہے تا تجھے لوگوں کے لیے ایک نشان بنائیں اور ہڈیوں کی طرف دیکھ کر ہم انہیں کس طرح اپنی اپنی جگہ رکھ کر جوڑتے ہیں پھر ہم ان پر گوشت چڑھاتے ہیں پس جب اس پر حقیقت پورے طور پر ظاہر ہو گئی تو اس نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(البقرہ : ۲۶۰)

## جنت کی مثال

۱- اس جنت کا مثالی بیان جس کا پرہیزگاروں کو وعدہ دیا گیا ہے یہ ہے کہ اس کے درختوں کے سایہ تلے نہریں بہتی ہوں گی اس کا پھل بھی ہمیشہ رہنے والا ہوگا اور اس کا سایہ بھی یہ ان لوگوں کا انجام ہوگا جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور انکار کرنے والوں کا انجام دوزخ کی آگ ہے۔ (الرعد-۳۶)

۲- متقیوں سے جن جنتوں کا وعدہ کیا گیا ہے (اس کی مثال یہ ہے کہ) ان میں ایسے پانی کی نہریں ہوں گی جس میں سڑنے کا مادہ نہیں ہوگا اور ایسی نہریں ہوں گی جن میں ایسا دودھ چلتا ہوگا۔ جس کا مزا کبھی نہیں بدلے گا یعنی وہ بھی نہیں سڑے گا۔ اور ایسی شراب کی نہریں ہوں گی جو پینے والوں کو مزیدار لگیں گی۔ اور پاک و صاف شہد کی نہریں بھی ہوں گی اور ان کو ان جنتوں میں ہر قسم کے پھل بھی ملیں گے اور اپنے رب کی طرف سے مغفرت بھی ملے گی۔ کیا یہ جنتی ان لوگوں کی طرح ہو سکتے ہیں جو کہ دیر تک آگ میں رہنے کے مستحق قرار دیئے گئے ہیں اور جن کو ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کو کاٹ دے گا۔

(سورۃ محمد - ۲۰)

## اس دنیا کی زندگی کی مثال

۱- اور تو ان کے سامنے اس دنیوی زندگی کی حالت بھی کھول کر بیان کر کہ وہ اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے بادل سے برسایا پھر اس میں زمین کی روئیدگی مل گئی پھر آخر وہ بھوسے کا چورا بن گئی جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(کہف : ۴۶)

۲- اس دنیوی زندگی کی حالت تو اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے بادل سے برسایا پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی جسے آدمی اور چارپائے کھاتے ہیں مل کر یکجان ہو گئی۔ یہاں تک کہ زمین نے اس کے ذریعہ سے اپنی کمال درجہ کی زینت کو پا لیا اور خوبصورت ہو گئی اور اس کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب وہ اس پر قابو یافتہ ہیں تو اس پر دن یا رات کو عذاب کے متعلق ہمارا حکم آگیا۔ اور ہم نے اسے ایک کٹے ہوئے کھیت کی طرح کر دیا۔ گویا تھا ہی نہیں۔ غرض جو لوگ سوچ سے کام لیتے ہیں ان کے لیے ہم اسی طرح اپنی آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (یونس - ۲۵)

۳- اے لوگو جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے۔ جس کا اگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں ایسے دنیاداروں کے لیے سخت عذاب مقدر ہے اور بعض کے لیے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضا والا مقدر ہے اور دنیوی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔ (الحدید - ۲۱)

## سود کھانے والے کی مثال

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ بالکل اسی طرح کھڑے ہوتے ہیں جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس پر شیطان یعنی مرض جنون کا سخت حملہ ہو۔

(البقرہ - ۲۷۶)

## مفتری اور صادق کی مثال

ان دونوں گروہوں کی حالت ایک اندھے اور آنکھوں والے اور بہرے اور خوب سننے والے کی حالت کی طرح ہے کیا ان دونوں کی حالت برابر ہو سکتی ہے کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔ (ہود - ۲۵)

## خدائی نشانات کا انکار کرنیوالے

اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان نشانوں کے ذریعہ سے اونچا کر دیتے لیکن وہ زمین کی طرف جا گرا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑا پس اس کی حالت اس کتے کی حالت کی طرح ہے جسے مارنے کے لیے تو کوئی چیز اٹھائے تو بھی ہانپتا رہتا ہے اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے۔ یہی حال اس قوم کا ہے جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں پس تو یہ حالات ان کو سنا تاکہ وہ کچھ سوچیں۔

(الاعراف - ۱۷۷)

## بری بات کی مثال

اور بری بات کا حال برے درخت کی طرح ہے جس کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا ہو۔ اور جسے کہیں بھی قرار حاصل نہ ہو۔ (ابراہیم - ۲۷)

## شرک کرنے والے کی مثال

۱- اور جو اللہ کا شریک کسی کو بناتا ہے وہ آسمان سے گر جاتا ہے اور پرندے اس کو اچک کر لے جاتے ہیں اور ہوا اس کو کسی دوسری جگہ پھینک دیتی ہے۔

(الحج - ۳۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ اللہ اس شخص کی حالت کو عبرت کے لیے بیان کرتا ہے جس کے کئی مالک ہیں جو آپس میں اختلاف بھی رکھتے ہیں۔ اور ایک شخص پورا کا پورا ایک آدمی کی ملکیت ہے کیا یہ دونوں شخص اپنے حال میں برابر ہو سکتے ہیں؟ سب تعریف اللہ ہی کی ہے لیکن ان میں سے اکثر جانتے نہیں۔

(زمرہ۔ آیت ۳۰)

۳۔ ان لوگوں کا حال جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور دوست بنا لیے۔ مکڑی کا سا حال ہے۔ جس نے اپنے لیے گھر تو بنایا لیکن گھروں میں سے سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہی ہوتا ہے کاش کہ یہ لوگ جانتے۔ (العنکبوت ۴۲)

## کافروں کی مثال

۱۔ اور ان لوگوں کا حال جنہوں نے کفر کیا ہے اس شخص کے حال کے مشابہ ہے جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار اور آواز کے کچھ نہیں سنتی۔ یہ لوگ بہرے، گونگے، اور اندھے ہیں اس لیے سمجھتے نہیں۔ (البقرہ ۔ ۱۷۲)

۲۔ اللہ کافروں کی حالت نوح اور لوط کی بیویوں کی مانند بیان کرتا ہے وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے نکاح میں تھیں۔ مگر ان دونوں نے ان دونوں (بندوں) کی خیانت کی تھی اور وہ دونوں الٰہی عذاب کے وقت ان بیویوں کے کسی کام نہ آسکے۔ اور ان دونوں عورتوں سے کہا گیا تھا کہ جہنم میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں چلی جاؤ۔ (التحریم ۔ ۱۱)

## کافروں کے اعمال

۱۔ جن لوگوں نے اپنے رب کے احکام کا انکار کیا ہے ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جسے ایک تیز آندھی والے دن ہوا تیزی سے اڑا لے گئی ہو جو کچھ انہوں نے اپنے مستقبل کے لیے کمایا ہے۔ اس میں سے کوئی حصہ بھی ان کے ہاتھ نہیں آئے گا۔ یہی پرلے درجہ کی تباہی ہے۔ (ابراہیم ۔ ۱۹)

۲۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے ان کے اعمال سراب کی طرح ہیں جو ایک وسیع میدان میں نظر آتی ہے جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آجاتا ہے تو وہ اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور اللہ کو اس کے پاس دیکھ لیتا ہے تب اللہ اسے اس کا پورا پورا حساب چکا دیتا ہے اور اللہ بہت جلد حساب چکانے والوں میں سے ہے۔

۳۔ یا ان کافروں کے اعمال کی کیفیت ان تاریکیوں جیسی ہے جو ایک گہرے سمندر پر چھائی ہوئی ہوتی ہیں۔ جس پر لہریں اٹھ رہی ہوتی ہیں اور ان لہروں پر اور لہریں اٹھ رہی ہوتی ہیں اور ان سب کے اوپر ایک بادل ہوتا ہے یہ ایسی تاریکیاں ہوتی ہیں کہ ان میں سے بعض بعض کے اوپر چھائی ہوئی ہیں۔ جب انسان اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو باوجود کوشش کے اس کو دیکھ نہیں سکتا اور جس کے لیے اللہ نور نہ بنائے اس کو کہیں سے نور نہیں ملتا۔

(النور ۔ ۴۰ ۔ ۴۱)

۴۔ اور کیا جو شخص مردہ ہو پھر اسے ہم نے زندہ کر دیا ہو اور اس کے لیے ایسی روشنی مقرر کی ہو جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہو۔ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہے کہ وہ اندھیروں میں پڑا ہوا ہے اور ان سے کسی وقت بھی نہیں نکلتا۔ اس طرح کافروں کے لیے ان کے اعمال خوبصورت کر کے دکھائے گئے ہیں۔ (انعام ۔ ۱۲۳)

## کافروں کا انفاق

جو کچھ یہ لوگ اس قریب کی زندگی کے متعلق خرچ کرتے ہیں اس کی حالت اس ہوا کی طرح ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ ایسی قوم کی کھیتی پر چلے جس نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہو پھر وہ اسے تباہ کر دے۔ اور اللہ نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا۔ ہاں یہ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کر رہے ہیں۔

(آل عمران ۔ ۱۱۸)

## منافقین کی مثال

۱۔ ان کی حالت اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی پھر جب اس آگ نے اس کے اردگرد کے علاقے کو روشن کر دیا تو اللہ ان کی روشنی کو لے گیا۔ اور اس نے انہیں (قسم قسم کے) اندھیروں میں (اس حال میں) چھوڑ دیا کہ وہ کوئی راہِ نجات نہیں دیکھتے۔ (البقرہ ۔ ۱۸)

۲۔ یا ان کا حال اس بارش کی طرح ہے جو گھٹا ٹوپ بادل سے برس رہی ہو۔ ایسی بارش جس کے ساتھ قسم قسم کے اندھیرے اور گرج اور بجلی ہوتی ہے۔ وہ اپنی انگلیوں کو کڑک کی وجہ سے موت کے ڈر سے کانوں میں ڈال لیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تمام کافروں کو تباہ کرنے والا ہے۔ (البقرہ ۔ ۲۰)

۳۔ قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی کو اچک کر لے جائے۔ جب بھی وہ ان پر چمکتی ہے تو وہ اس کی روشنی میں چلنے لگتے ہیں۔ اور جب وہ ان پر اندھیرا کرتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (البقرہ ۔ ۲۱)

۴۔ ان منافقوں کی حالت شیطان کے ساتھ ملتی ہے جبکہ وہ انسان کو تو یہ کہہ دیتا ہے کہ کفر کر لیکن جب وہ کفر کر بیٹھتا ہے تو شیطان اس سے کہتا ہے میں تجھ سے بری ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سب جہانوں کا رب ہے۔ سو ان دونوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ دونوں ہی جہنم میں جا پڑتے ہیں

(حشر ۔ ۱۷)

## حاملین توراۃ کی مثال

جن لوگوں پر تورات کی اطاعت واجب کی گئی ہے مگر باوجود اس کے انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا انکی مثال گدھے کی ہے۔ جس نے بہت سی کتابیں اٹھائی ہوتی ہیں مگر جانتا کچھ نہیں۔ اللہ کے احکام کا انکار کرنے والی قوم کی حالت بہت بری ہوتی ہے اور اللہ ظالم قوم کو کبھی کامیابی کا منہ نہیں دکھاتا۔ (جمعہ ۔ ۵)

## مشرک اور ایمان والے کی مثال

۱۔ اللہ تمہارے سمجھانے کے لیے ایک ایسے بندے کی حالت بیان کرتا ہے جو غلام ہو اور جو کسی بات کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو اس کے مقابلہ میں اس بندے کی حالت بھی جسے ہم نے اپنے پاس سے اچھا رزق دیا ہو اور وہ اس میں سے پوشیدہ طور پر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی ہماری راہ میں خرچ کرتا ہو۔ کیا وہ دونوں قسم کے لوگ برابر ہو سکتے ہیں۔ (ہرگز نہیں) ہر تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں۔

۲۔ اور اللہ دو اور شخصوں کی حالت بھی بیان کرتا ہے جن میں سے ایک تو گونگا ہو جو کسی بات کی طاقت نہ رکھتا ہو اور وہ اپنے مالک پر بے فائدہ بوجھ ہو جدھر بھی اس کا آقا اسے بھیجے وہ کوئی بھلائی کما کر نہ لائے پس کیا وہ شخص اور وہ دوسرا شخص جو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہو اور وہ خود بھی سیدھی راہ پر قائم ہو باہم برابر ہو سکتے ہیں۔

(النحل ۔ ۷۶ تا ۷۷)

## ایک بستی والوں کی مثال

اور تو ان کے سامنے ایک گاؤں والوں کی حالت بیان کر جب کہ ان کے پاس ان کے رسول آئے۔ یعنی جس وقت ہم نے پہلے تو ان کی طرف دو رسول بھیجے لیکن انہوں نے ان دونوں کا انکار کر دیا۔ اس پر ہم نے پہلے دو رسولوں کو ایک تیسرا رسول بھیج کر طاقت بخشی۔ پھر ان سب نے مل کر اپنی قوم سے کہا کہ ہم تمہاری طرف ایک پیغام لے کر تمہارے رب کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو اور رحمٰن خدا نے کوئی چیز بطور الہام کے نہیں اتاری تم صرف جھوٹ بول رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اس بات کو جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اور ہمارا کام یہ ہے کہ ہم کھلی کھلی تبلیغ کر دیں۔ اس پر کفار نے کہا ہم تو تمہارا اپنی طرف آنا منحوس قرار دیتے ہیں۔ اگر تم اپنی باتوں سے رکو گے نہیں تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے۔ اور تم کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ انہوں نے کہا تمہارا عمل تو تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی ہو گے تمہارے عملوں کا بد نتیجہ نکلتا رہے گا۔ کیا تم یہ بات اس لیے کہتے ہو کہ ہم تم کو اچھے کام یاد دلاتے ہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ تم حد سے گزرنے والی قوم ہو۔ اور شہر کے دوسرے سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ اے میری قوم رسولوں کی اتباع کرو۔ ان کی اتباع کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور مجھے کیا ہوا کہ میں اس خدا کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ کیا میں اس کے سوا اور معبود اختیار کر سکتا ہوں اگر رحمان خدا مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان معبودوں کی شفاعت مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اور نہ وہ مجھے اس کے ضرر سے بچا سکتے ہیں۔ اگر میں ایسا کروں تو میں یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوں گا۔ میں تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں پس میری بات سنو تب اسے کہا گیا جنت میں داخل ہو جا اس پر اس نے کہا کاش میری قوم کو میرا انجام معلوم ہوتا کہ کس طرح میرے رب نے مجھے بخش دیا ہے اور مجھے معزز گروہ میں شامل کیا ہے۔ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے ان کو تباہ کرنے کے لیے کوئی لشکر نہیں اتارا۔ اور نہ ہم ایسا لشکر اتارا ہی کرتے ہیں۔ صرف ایک خطرناک عذاب ان پر آیا اور وہ اپنی سب شان و شوکت کھو بیٹھے

(یٰسین ۔ ۱۴ تا ۳۰)

## ناشکری کرنے والوں کی مثال

۱۔ اور اللہ تمہیں سمجھانے کے لیے ایک ایسی بستی کا حال بیان کرتا ہے جسے ہر طرح سے امن حاصل ہے اور اطمینان نصیب ہے ہر طرف سے اس کا رزق اسے باافراط پہنچ رہا ہے پھر بھی اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی ہے اس کی ناشکری پر اللہ نے اس کے باشندوں پر ان کے اپنے گناہوں کے عمل کی وجہ سے بھوک اور خوف کا لباس نازل کیا ہے۔ (النحل ۔ ۱۱۳)

۲۔ اور تو ان کے سامنے ان دو شخصوں کی حالت بیان کر جن میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے تھے اور انہیں ہم نے کھجوروں کے درختوں سے ہر طرف سے گھیر رکھا تھا۔ اور ہم نے ان دونوں کی مقبوضات کے درمیان کچھ کھیتی بھی پیدا کی تھی ان دونوں باغوں نے اپنا اپنا پھل خوب دیا اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کیا اور ان کے درمیان ہم نے ایک نہر جاری کی تھی اور اسے بہت پھل حاصل ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے اس نے اپنے ساتھی کو اس سے باتیں کرتے ہوئے فخریہ طور پر کہا کہ دیکھ تیری نسبت میرا مال زیادہ اور جتھا معزز ہے اور ایک دفعہ وہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے

اپنے باغ میں داخل ہوا اور اس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ میرا باغ کبھی تباہ ہو گا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ موعود تباہی کی گھڑی کبھی آنے والی ہے۔ اور اگر بالفرض مجھے میرے رب کی طرف لوٹا بھی دیا جائے تو میں وہاں بھی یقیناً اس سے بہتر ٹھکانہ پاؤں گا۔ اس کے ساتھی نے اس سے سوال وجواب کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو نے اس ہستی کا انکار کر دیا ہے جس نے تجھے اولاً مٹی سے اور پھر نطفہ سے پیدا کیا اور پھر اس نے تجھے پورا آدمی بنایا۔ تمہارا تو یہ حال ہے لیکن میں تو یہ کہتا ہوں کہ حق تو یہ ہے کہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہیں بناتا۔ اور جب تو اپنے باغ میں آیا تھا تو کیوں نہ تو نے کہا کہ وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا کیونکہ اللہ ہی کے فضل سے ہر ایک قوت حاصل ہوتی ہے اگر تو مجھ ناچیز کو اپنی نسبت مال اور اولاد میں کم سمجھتا ہے تو بالکل ممکن ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر کوئی باغ دیدے اور اس تیرے باغ پر اوپر سے کوئی آگ کا شعلہ گرائے جس کی وجہ سے ایک صاف اور چٹیل میدان ہو جائے۔ یا اس کا پانی خشک ہو جائے اور پھر تو اس کی تلاش کی بھی طاقت نہ پائے۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور اس کے تمام پھلوں کو تباہ کر دیا گیا اور وہ یعنی باغ کا مالک اس حال میں کہ وہ باغ اپنے سہاروں پر گرا ہوا تھا اس مال کی وجہ سے جو اس نے اس باغ کی ترقی کے لیے خرچ کیا تھا اپنے دونوں ہاتھ ملنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ اے کاش میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بناتا۔ اور اس وقت کوئی جماعت بھی اس کے ساتھ نہ ہوئی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی۔ اور نہ وہ اس کا کوئی انتقام لے سکا۔ ایسے موقعہ پر مدد اللہ ہی کی مفید ہوتی ہے۔ جو معبود حقیقی ہے اور وہ بدلہ دینے میں بھی سب سے اچھا ہے اور اچھا انجام پیدا کرنے کی رو سے بھی سب سے اچھا ہے۔ (الکہف - ۳۳ تا ۴۵)

## مردہ قوم کو ترقی دینے کی مثال

اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے خوشخبری دینے کے لیے بھیجتا ہے یہاں تک کہ وہ بوجھل بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں ہم انکو ایک مردہ ملک کی طرف چلا کر لے جاتے ہیں پھر ہم ان میں سے پانی اتارتے ہیں۔ پھر ہم اس پانی کے ذریعے سے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں اسی طرح ہم مُردوں کو نکالا کرتے ہیں۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اور اچھا ملک جس کی مٹی عمدہ ہو اپنے رب کے حکم سے اپنی روئیدگی نکالتا ہے اور وہ ملک جس کی مٹی خراب ہو وہ صرف روئی پیداوار نکالتا ہے اس طرح ہم شکر گزار قوم کے لیے اپنے نشانات کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔

(الاعراف - ۵۸ - ۵۹)

## پختہ قسموں کو توڑنے والے کی مثال

اور اس عورت کی طرح مت بنو جس نے اپنے کاتے ہوئے سوت کو اس کے مضبوط ہو جانے کے بعد کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ (النحل - ۹۳)

# دعائیہ فہرست ننھے مجاہدین و ننھی مجاہدات

## وقفِ جدید دفتر اطفال

(قسط نمبر ۹):

### ضلع لاہور

عزیزان امجد محمود، خالد محمود، شکیل احمد، ذہیب اشرف، (شالیمار ٹاؤن) شعیب احمد، مقصود احمد، (شاہین پارک) طاہر احمد (گنج جنوبی) عزیزان محمد اظہر احمد، اطہر محمود، اظفر مسعود، سعدیہ نورین، اظہار کرامت اللہ، حفظہ محمود۔ ذیشان صفیۃ الحیٔ، منور احمد، عامر احمد قدانی عرفان نصیر، عطاء المحسن (گلشن پارک) عدنان احمد پاشا، صائمہ مبارک، فائزہ مبارک، ذوالقرنین، نمود سحر، مریم اشرف، انس جاوید باجوہ، احسن جاوید باجوہ، بلال جاوید باجوہ، نصیر احمد بابر، (شالیمار ٹاؤن)۔ عابدہ نسیم (گنج مغلپورہ) عطیۃ القدیر (نگودی باغ) طارق احمد مرزا (مراجپورہ)

### ضلع حیدر آباد

عزیزہ سمیرا لطیف، طاہر لطیف، جنۃ النور، ارم بشیر، شمسہ فوزیہ، آصفہ مصورہ، منیٰ حلیم، فرح عبدالستار، منورہ النساء، بدر النساء، ساجدہ چوہدری، خالدہ (بے بی) شازیہ منور احمد، سعیدہ سلطانہ، رابعہ اسد اللہ، عائشہ، عطیہ ملک، سمیعہ ملک، مہر بلقیس، نوشین جاوید۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

## ضروری اعلان برائے کارکنات جلسہ سالانہ

امسال جو خواتین اور بچیاں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ گاہ اور قیام گاہ میں ڈیوٹی دینا چاہتی ہیں وہ اپنے نام معہ مکمل کوائف کے صدر حلقہ کی وساطت سے ۳۰ نومبر تک بھجوا دیں۔ مکمل کوائف سے مراد یہ ہے کہ کیا عمر ہے کیا تعلیم ہے۔ تا اس کے مطابق کام دیا جائے اور یہ بھی کہ گزشتہ سال کیا کام کیا تھا۔ یا پہلی بار نام پیش کر رہی ہیں۔ شکریہ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

## ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۸ اگست کو بیٹا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ بچے کا نام حسن کمال طارق رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم رحمت اللہ ملک صاحب (جو کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن کے پہلے اسٹیشن ماسٹر تھے) کا پڑپوتا اور مکرم ملک مظفر احمد صاحب سیمنٹ ڈیلر وزیر آباد کا نواسہ ہے احباب کی خدمت میں نومولود کی لمبی عمر اور خادم دین ہونے کے لیے درخواستِ دعا ہے۔ (ملک طارق اصغر ابن ملک اصغر سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

## دعائے مغفرت

میرے بہنوئی چوہدری محمد طفیل صاحب بعمر ۶۵ سال محلہ دارالیمن ربوہ میں ۹ نومبر ۱۹۸۴ء بروز جمعۃ المبارک قضاء الٰہی سے وفات پا گئے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین

(ڈاکٹر عبدالرحمٰن - لاہور)

## درخواستہائے دعا

○ میرے دادا جان مکرم عبدالرحیم کھوکھر صاحب آف گوجرانوالہ کے دل کا اپریشن ۲۹ نومبر کو نیویارک امریکہ میں ہونے والا ہے خاندان حضرت اقدس مسیح موعود اور جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ دادا جان موصوف کو مکمل شفایابی عطا فرمائے اور لمبی عمر سے نوازے آمین

(وسیم احمد کھوکھر۔ گوجرانوالہ)

○ عزیزم طاہر احمد ابن مکرم سراج الدین صاحب ظفر عوامی کلاتھ ہاؤس ربوہ کے بازو میں گذشتہ دنوں سائیکل سے گرنے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔ تاحال ہڈی صحیح طرح نہیں جڑ سکی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عزیزم کو جلد صحت کامل سے نوازے آمین

(ولی الرحمٰن سنوری کارکن حدیقۃ المبشرین)

○ خاکسار ان دنوں بعض مشکلات اور پریشانیوں کا شکار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ جلد ان پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین

(ریاض احمد بٹ۔ کارکن اصلاح وارشاد)

○ مکرم صوفی محمد حسین صاحب آف دارالیمن کا بیٹا کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ بچہ کو شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد بشیر شاد۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

○ عاجز نے اسلام آباد میں کاروبار شروع کیا ہے مشکلات دور ہونے اور کام میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالستار علیم۔ اسلام آباد)

کیا آپ کی جماعت میں عشرہ وصولی وقف جدید منایا جا رہا ہے
ناظم مال
وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ!** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ میں ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں!

**سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ**

---

**مسل نمبر ۲۵۴۸۰**

میں عائشہ مرزا بنت مرزا خلیل احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۱۱ دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۲ عدد سونے کی چوڑیاں ایک انگوٹھی مجموعی وزن ۲ تولے مالیت ۴۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاہمیت

عائشہ مرزا بنت مرزا خلیل احمد صاحب ۱۵/۱۱ دارالصدر جنوبی ربوہ
گواہ شد ۱ امۃ الرشید اہلیہ مرزا خلیل احمد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ
گواہ شد ۲ صلاح الدین مکان ۲۳/۱۱ دارالصدر جنوبی ربوہ

**مسل نمبر ۲۵۴۸۱**

میں ساجدہ ارشاد زوجہ ارشاد احمد صاحب علی قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۶۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۱۳ تولے مالیت ۲۷۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاہمیت

ساجدہ ارشاد معرفت عبد اللطیف صاحب اعوان محلہ مخدوم پورہ بہاولپور۔ گواہ شد نمبر ۱
ارشاد احمد علی مربی سلسلہ وصیت ۲۳۶۳۹
گواہ شد ۲ عبد اللطیف اعوان وصیت ۱۹۹۳۴

**مسل نمبر ۲۵۶۸۲**

میں صدیقہ بیگم زوجہ عبد الباسط صاحب طارق قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ دس ہزار روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۵۰ گرام مالیتی ۲۴۰۰۰/- روپے (۳) طلائی بالیاں ۴ ماشہ انگوٹھی ۵ ماشہ زنجیر معہ لاکٹ ۲ تولے کل وزن ۲ تولے ۹ ماشے اندازاً مالیتی چار ہزار روپے (۴) چاندی کی پازیب اندازاً مالیتی ۱۲۵/- روپے (۵) گھڑی پرانی مالیتی پچاس روپے آٹھ تین تا پانچ جس کی اندازاً قیمت ۴۱۷۵/- روپے ہے کا ۱/۱۰ حصہ ۴۱۷/۵۰ روپے قادیان ادا کرچکی ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاہمیت

صدیقہ بیگم زوجہ عبد الباسط صاحب طارق معرفت ڈاکٹر عبد الکریم خالد صاحب احمدیہ بیت الحمد گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
گواہ شد ۱ عبد العزیز ولد فضل دین صاحب چک ۴۲۶ ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر ۲ خلیل احمد بٹ ولد محمد دین صاحب مری محلہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

---

**خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں**

---

# اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو

"نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔"

ازالہ اوہام خورد ص ۸۲۹

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے ..... سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ ..... تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں"

(کشتی نوح ص ۱۹ خورد)

"تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے۔"

(کشتی نوح ص ۲ خورد)

(موصلہ نظارت اصلاح وارشاد)

---

# دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:-

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو دوست ایک دفعہ .... ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بزرگوں کا چندہ جاری کریں۔

(وکیل المال اوّل)

---

# لجنات توجہ فرمائیں

اب تک کے جائزہ کے مطابق پاکستان کی ۸۶۷ لجنات میں سے صرف ۳۲۱ لجنات نے تجنید کی مکمل فہرستیں بھیجی ہیں ۱۱۸ کی طرف سے نامکمل فہرستیں ملی ہیں اور باقی لجنات نے ابھی اس طرف توجہ نہیں کی۔

دفتر میں موصول ہونے والی نامکمل فہرستیں لجنات کو واپس بھجوائی جارہی ہیں جو جلد از جلد مکمل ہو کر مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔

جن لجنات کی طرف سے فہرستیں نہیں آئیں انہیں تجنید فارم بھجوائے جارہے ہیں۔ تمام لجنات کی طرف سے تجنید کی مکمل فہرستیں دسمبر تک مرکز میں آجانی چاہئیں۔ لجنات اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(سیکرٹری لجنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# احباب جماعت احمدیہ کراچی کی توجہ کے لئے

## دعائیہ فہرست برائے سرائے حمد گیسٹ ہاؤس وقف جدید

سرائے حمد کی تعمیر میں تعاون کی تحریک کرتے ہوئے چند ماہ پیشتر خاکسار نے سہواً یہ اطلاع دی تھی کہ ۳۱۳ روپے یا اس سے زائد ادائیگی کرنے والے احباب و خواتین کے نام دعائیہ تختی پر کندہ کئے جائیں گے۔ مرکز سے اطلاع ملی ہے کہ اس غرض کے لئے کم از کم ادائیگی ایک ہزار روپے ہونا ضروری ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ مخیر بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ اس صدقہ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور وسیع مکانات کی برکات میں سے حصہ پائیں۔

(سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ کراچی)

# چندہ وقفِ جدید اور ناصرات الاحمدیہ کی عہدیداران کی خدمت میں!

چندہ وقفِ جدید ناصرات الاحمدیہ کے لئے ایک لازمی چندہ ہے۔ وقفِ جدید کا سال جنوری سے دسمبر تک ہوتا ہے جس کے ختم ہونے میں قریباً ایک ماہ باقی ہے۔ لیکن جائزہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنی محنت اور توجہ اس چندہ کی طرف کرنی چاہیئے تھی۔ وہ نہیں کی گئی۔ تھوڑا وقت باقی ہے تمام صدر لجنات اور سیکرٹریاں ناصرات الاحمدیہ اس طرف فوری توجہ دیں کہ ان کی سب ناصرات نے چندہ وقفِ جدید حسب توفیق ادا کر دیا ہے اور وہ مرکز کو بھجوا دیا گیا ہے یا نہیں۔ نیز ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں کی لجنہ اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے وقفِ جدید کا ناصرات کا چندہ ادا کر دیا ہے یا نہیں۔ اگر بھجوا دیا ہے تو کسے اور نہیں تو جلد سے جلد بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

# تلاشِ گمشدہ لڑکا

میرا بچہ تنویر احمد۔ عمر ۱۲ سال۔ سفید کپڑے شلوار قمیض پہنے ہوئے (موٹر لال رنگ) ہے کندھوں پر سبز پٹی لگی ہوئی ہے مورخہ ۲۰/۸/۸۴ کو گھر سے صبح آٹھ بجے سکول گیا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ صبح سے سکول میں حاضر نہیں ہوا۔ پاؤں میں چپلی پہنی ہوئی ہے۔ زبان میں لکنت ہے۔ ربوہ میں اور ارد گرد تلاش کیا گیا ہے۔ مگر ابھی نہیں مل سکا اور نہ کسی رشتہ دار کے پاس پہنچا ہے۔ جس کسی صاحب کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھے وہ اپنے گھر آجائے۔ اس کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

پتہ: غلام بارن صاحب سائیکل ورکس نزد ریلوے پھاٹک ربوہ ضلع جھنگ

# اعلان گمشدگی

ایک جرسی جس کا رنگ بسکٹی ہے مورخہ ۱۱/۸/۸۴ کو محلہ باب الابواب میں گم ہو گئی ہے جس صاحب کو ملے وہ براہ مہربانی اس پتہ پر پہنچا دیں۔

(رانا طاہر احمد محلہ دارالیمن غربی مکان نمبر ۱۷/۱۸ ربوہ)

۰۰ ایک ساعت دیوار کی الفیض فیشن کے قریب سے ملی ہے جس کی نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔ محمود احمد نمبر ۱۰ بلاک شمال دارالصدر غربی ربوہ

# مقابلہ مضمون نویسی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

شعبہ تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے پہلی سہ ماہی میں مقابلہ مضمون نویسی عنوان "سیرت حضرت بلال رضی اللہ عنہ" مقرر کیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال اس مقابلہ میں حصہ لیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

# نتیجہ مرکزی امتحانات مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء

دین حنیف کے ایک مثالی پیروکار کی ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی زندگی کے دن نیکیوں اور تقویٰ کے لحاظ سے یکساں اور ایک جیسے نہیں رہتے بلکہ وہ نیکی کی راہوں پر آگے ہی آگے قدم بڑھاتے رہتے ہیں۔ حدیث شریف ہے

"اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ"

یعنی پیدائش سے لے کر قبر میں اترنے والے لمحہ تک علم کے حصول کی کوشش کرتے رہو۔

اس اعلیٰ و ارفع مقصد کے باقاعدہ حصول کو مدنظر رکھ کر عالمگیر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی قیادت تعلیم اپنے سالانہ لائحہ عمل کے ذریعہ اراکین مجلس کو قرآن کریم، احادیث نبویہ کے پڑھنے پڑھانے، سمجھنے سمجھانے کے عمل سے اپنی دینی معلومات بڑھانے اور کتب حضرت مسیح موعود کو زیر مطالعہ رکھنے کا پروگرام ترتیب دیا جاتا ہے اور مرکزی امتحان منعقد کئے جاتے ہیں۔

سال رواں ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کے دوران مجلس انصار اللہ کے مرکزی امتحانات میں مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

### امتحان سہ ماہی اوّل — کل تعداد امتحان دہندگان ۱۳۶۶

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد | چک چھور ضلع شیخوپورہ | اوّل |
| ۲۔ " ملک ظہور احمد صاحب | محمد علی سوسائٹی کراچی | دوم |
| ۳۔ " اللہ بخش صاحب | ۵/ب وساوے والا ضلع اوکاڑہ | سوم |

### امتحان سہ ماہی دوم — کل تعداد امتحان دہندگان ۱۲۶۰

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ مکرم عبدالعزیز صاحب باجوہ | دارالصدر غربی ربوہ | اوّل |
| ۲۔ " چوہدری محمد حسین صاحب گل | اوکاڑہ شہر | دوم |
| ۳۔ " ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ | گجرات شہر | سوم |

### امتحان سہ ماہی سوم — کل تعداد امتحان دہندگان ۱۲۳۸

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ مکرم ملک محمد یوسف صاحب سیم | دارالنصر غربی ربوہ | اوّل |
| ۲۔ " رانا فضل کریم صاحب | راولپنڈی شہر | دوم |
| ۳۔ " شیخ عبدالرشید صاحب | سول لائن کوئٹہ | سوم |

اللہ تعالیٰ امتحان میں شامل ہونے والے اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے تمام انصار اللہ کو یہ اعزاز بابرکت فرمائے اور ان کے ذہنوں کو جلا بخشے اور علم معرفت میں آگے ہی آگے بڑھنے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

تقسیم اسناد و انعامات کی کارروائی انشاء اللہ تعالیٰ سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر منعقد ہوگی۔

(نائب تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

کرایہ کے لیے
فضل ایجنسی مارکیٹ۔ کالج روڈ۔ بالمقابل جامعہ احمدیہ
ایک دوکان کرایہ کے لیے خالی ہے۔
خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں
محمد سلیم چوہدری لذیذ چرغہ ہاؤس

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷- دسمبر
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ
میں ملیں فرمائیں گے
مینجر دواخانہ حکیم نظام جان، کالج روڈ
چوک اقصیٰ ربوہ: فون: 559

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت
کے لیے آپ کا قابل اعتماد ادارہ
مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
گولبازار ربوہ فون دکان ۵۱۷ رہائش ۵۷۱